کنز المدارس بورڈ کے نصاب میں شامل

(درجہ عالمیہ اول ششماہی اول و ثانی کے نصاب میں شامل)

تلخیصِ

توضیح تلویح

سوالات مع جوابات

کاوش : نیاز رضا عطاری

جامعۃ المدینہ فیضانِ احمد رضا (نارتھ کراچی)

01

سوال :- صاحب توضیح تلویح کے حالات زندگی بیان کریں ۔؟
جواب :- صاحب توضیح کے حالات زندگی مندرجہ ذیل ہیں ۔

نام :- عبید اللہ بن مسعود بخاری حنفی
لقب :- صدر الشریعہ الاصغر
وفات :- 747ھ
تصانیف :- تنقیح الاصول ، شرح الوقایۃ ، شرح الفصول الخمسین ، الشروط المحاضر ، تعدیل العلوم

س وال :- توضیح کس کتاب کی شرح ہے اور اس کا مکمل نام کیا ہے ۔؟
جواب :- توضیح " تنقیح " کی شرح ہے ، اسکا مکمل نام
" التوضیح فی حل غوامض التنقیح " ہے ۔

سوال :- توضیح کی چند خصوصیات بیان کریں ؟
جواب :- توضیح کی چند خصوصیات یہ ہیں ۔- (1) تعریفات پر مشتمل ہے
(2) ایسے دلائل پر جو منطقی قواعد پر مشتمل ہیں (3) ایسی تفریعات پر جن کو اصول کے ضبط ہونے کے بعد جوڑا گیا ہے 4) اور ایسی عمدہ ترتیب پر جس پر صاحب کتاب سے پہلے کسی نے سبقت نہیں کی (5) یہ کتاب مشتمل ہے ایسی پوشیدہ باریکیوں پر جن کی انتہاء کو اس فن کے شاہ سوار نہیں پہنچ سکتے ۔

02

سوال :- مصنف نے جب تنقیح لکھی تو کس بات کا ارادہ کیا ؟
جواب :- مصنف نے اس کی مشکلات کی شرح کرنے اور اس کی پیچیدہ باتوں کو کھولنے کا ارادہ کیا ۔

سوال :- صاحب توضیح نے کن مقامات کی شرح کرنے سے اعراض کیا ۔ ؟
جواب :- مصنف نے ان مقامات کی شرح کرنے سے اعراض کیا جس کو کسی نے بغیر طوالت کے حل نہ کیا ہو ۔

سوال :- جب مصنف نے کتاب صحیح کا مسودہ تیار کر لیا تو کن مشکلات کا سامنا ہوا ۔؟
جواب :- جب مصنف نے تقنیح کا مسودہ تیار کیا تو بعض لوگوں نے اس کی نقل اور بحث و مباحثہ کی طرف جلدی کی اور یہ بعض اطراف میں پھیل بھی چکی تھی طرح طرح کی تبدیلی اور کمی بیشی بھی ہو چکی تھی اسی وجہ سے سے نئے طریقے پر لکھنے کی حاجت پیش آئی تا کہ لوگ تبدیل شدہ نسخوں کو چھوڑ کر آپ کے نسخے کی طرف متوجہ ہوں۔

سوال :- ماتن علیہ الرحمہ نے کتاب کی ابتداء ضمیر سے ابتداء کیوں فرمائی ۔؟
جواب :- ماتن علیہ الرحمہ نے کتاب کی ابتداء ضمیر سے فرمائی اس لیے تا کہ اس بات پر دلالت ہو کہ اللہ پاک کا ذکر ذہن میں حاضر ہے ۔

03

سوال :- الکلم الطیب اس آیت پاک میں الطیب کو صفت بنانا درست نہیں کیونکہ موصوف صفت میں مطابقت نہیں ۔؟

جواب :- شارح علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :- ہر وہ جمع جسکے اور اس کے واحد کے درمیان تاء سے فرق کیا جاتا ہو وہاں صفت میں مذکر و مؤنث برابر ہیں لہٰذا الطیب کو صفت بنانا درست ہے جیسے : نخل خاویۃ / الکلم الطیب۔

سوال :- " قبول القبول نماء " اس عبارت میں قبول اول سے کیا مراد ہے ۔؟

جواب :- قبول اول سے مراد بادِ صباء ہے ۔

سوال :- اللہ پاک نے احکام کے محل کی بنیاد کتنے ارکان پر رکھی ؟

جواب :- اللہ پاک نے احکام کے محل کی بنیاد چار ارکان پر رکھی ۔

سوال :- اللہ پاک نے آیات متشابھات کو کیوں نازل فرمایا ۔؟

جواب :- اللہ پاک نے آیات متشابھات کو راسخین فی العلم کے دلوں کی آزمائش کے لیے نازل فرمایا۔

سوال :- منصۃ العروس اور فصل خطاب کی تعریف کریں۔؟

جواب :- منصۃ العروس : وہ مقام جسے دلہن کی جلوہ گری کے لیے بلند کیا جائے۔
فصل خطاب : وہ خطاب جو حق و باطل کے درمیان فرق کردے ۔

04

سوال :- خطبہ میں ذکر کردہ ان الفاظ سے شارح علیہ الرحمہ نے کیا مراد لیا ہے "

معالم العلم، معتبرین، مسالکھم ۔؟

جواب :-

معالم العلم سے مراد : قیاس کی علتیں ۔

معتبرین سے مراد : قیاس کرنے والے ۔

مسلک سے مراد : نص کی مدد سے اس حکم کی طرف جانا جو فرع میں ثابت ہو ۔

سوال :- اعجاز فی الکلام کی تعریف بیان کریں اعجاز اور سحر میں قوی کون ہے ۔؟

جواب :- اعجاز فی الکلام :- کلام ایسے طریقے پر لانا جو جمیع ماعدا سے ممتاز ہو ۔

اعجاز فی الکلام سحر فی الکلام سے قوی ترین ہے ۔

سوال :- ماتن علیہ الرحمہ نے اعجاز میں لفظ عروہ واحد اور سحر میں لفظ اھداب جمع ذکر کیا اسکی وجہ بیان فرمائیں ۔ ؟

جواب :- اعجاز فی الکلام یہ ہے کہ ایسے طریقے پر کلام کو ادا کیا جائے جو تمام طرق سے بلیغ ہو اور وہ فقط ایک ہی طریقہ ہو سکتا ہے لہذا اعجاز سے پہلے عروہ واحد ذکر کر دیا اور سحر فی الکلام یہ ہے کہ کلام کو احسن انداز میں ادا کیا جائے تو یہ کئی طریقوں سے ہو سکتا ہے لہذا اس سے پہلے اھداب جمع لے آئے ۔

05

سوال :- اصل کی تعریف ذکر کریں نیز یہ بتائیں کہ ابتنا کی کتنی اقسام ہیں ۔؟
جواب :- اصل کی تعریف : جس پر غیر کی بنیاد ڈالی جائے ۔
ابتناء کی دو قسمیں ہیں .. 1 :- ابتناء حسی :- وہ جسکا ادراک حواس ظاہرہ سے ہو ۔
2 :- ابتنائے عقلی : دلیل کا اپنے حکم پر ترتیب پانا ابتنائے عقلی کہلاتا ہے ۔

سوال :- امام رازی کی اصل کی ذکر کردہ تعریف کے بارے میں ماتن علیہ الرحمہ کی رائے تحریر کریں ۔ ؟
جواب :- ماتن علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :- اصل کی تعریف محتاج الیہ سے کرنا درست نہیں کیونکہ اس صورت میں تعریف مطرد نہیں یعنی دخول غیر سے مانع نہیں ہوگی ۔

سوال :- تعریف کی کتنی اقسام ہیں نیز اصل کی ذکر کردہ تعریف کس قسم میں داخل ہے ۔؟
جواب :- تعریف کی دو قسمیں ہیں ۔
1۔تعریف حقیقی 2۔ تعریف اسمی
1 -- تعریف حقیقی :- کسی بھی شئ کی حقیقت و ماہیت کے اعتبار سے تعریف کرنا تعریف حقیقی کہلاتا ہے
2 -- تعریف اسمی :- کسی بھی شئ کے مقابلے میں کسی اسم کو وضع کرنا تاکہ وہ اسم اس شئ پر دلالت کرسکے ۔
اصل کی ذکر کردہ تعریف، تعریف اسمی کو شامل ہے ۔

سوال :- تعریف کے طرد و عکس سے کیا مراد ہے۔؟
جواب :- طرد : جہاں پر حد صادق آئے وہاں محدود بھی صادق آئے ۔
عکس : جہاں محدود صادق آئے وہاں حد بھی صادق آئے۔

سوال :- فقہ کی تعریف ذکر کریں نیز یہ تعریف کس سے منقول ہے ۔؟
جواب :- **معرفة النفس مالها و ما عليها**۔ یہ تعریف امام اعظم سے منقول ہے ۔

سوال :- معرفت کی تعریف کریں نیز اس سے کیا خارج ہوا اور یہ بتائیں کہ مکلّف کا فعل کتنے حال سے خالی نہیں ہوتا۔؟
جواب :- معرفت : جزئیات کا دلیل سے ادراک کرنا
اس قید سے تقلید نکل گئی ۔
مکلّف کا فعل چھ حال سے خالی نہیں
۔1) واجب 2) مندوب 3) مباح 4) مکروہ تنزیہی
5) مکروہ تحریمی 6) حرام
اور پھر اس میں جانب ترک و فعل کا اعتبار کریں تو کل حالتیں بارہ 12 ہوں گی ۔

سوال :- کس صورت میں مکلّف کے فعل کی تمام اقسام مالھا و ما علیھا میں شامل ہوں گی ۔؟

جواب :- جب **مالها و ما عليها** سے مراد **ما يجوز لها و ما يحرم عليها** ہو۔
تو اس صورت میں جمیع اقسام کو شامل ہوں گی۔

سوال :- وجدانیات سے کیا مراد ہے نیز اسکی دو مثالیں بھی تحریر کریں ۔؟
جواب :- وجدانیات سے مراد اخلاق باطنہ اور تصوف ہے مثال : زھد ، صبر ، رضا وغیرہ ۔

سوال :- اصحاب شوافع سے منقول فقہ کی تعریف بیان کریں ۔؟
جواب :- وہ علم جس میں احکام شرعیہ عملیہ کو ادلہ تفصیلیہ کے ذریعے جانا جائے۔

سوال :- ماتن علیہ الرحمہ نے بالاحکام کے تحت حکم کی کتنی تعریفات ذکر کیں ہیں؟
جواب :- ماتن علیہ الرحمہ نے حکم کی دو تعریفات ذکر کیں ہیں ۔۔
1) ایک امر کی دوسرے امر کی طرف نسبت کرنا
2) اللہ پاک کا وہ خطاب جو بندوں کے افعال کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔

سوال :- حکم شرعی اور غیر شرعی کی تعریفات ذکر کریں۔؟
جواب :- شرعی : اللہ پاک کا وہ خطاب جو شریعت کے بتانے پر موقوف ہو۔
غیر شرعی : اللہ پاک کا وہ خطاب جو شریعت کے بتانے پر موقوف نہ ہو ۔
مثال : اللہ پاک پر ایمان لانا / تصدیق نبی ﷺ ۔

سوال :- فقہ کی تعریف میں افعال مکلفین کی قید سے کیا نکل گیا۔؟
جواب :- قصے ، مثالیں اور آیات صفات نکل گئیں۔

سوال :- فقہ کی تعریف میں بعض لوگوں نے اوالوضع کی قید کا اضافہ کیوں کیا۔؟
جواب :- تاکہ حکم بالسبب اور شرط داخل ہوجائے ۔

سوال :- بعض حضرات نے خطاب شرع کی دوسری قسم وضع کو کیوں بیان نہیں کیا ۔ ؟
جواب :- بعض حضرات نے خطاب شرع کی دوسری قسم وضع کو اس لئے بیان نہیں کیا کیونکہ وضع اقتضاءً یا تخییر میں داخل ہے کیونکہ دلوک شمس نماز کے وجوب کا سبب ہے اور وجوب باب اقتضاء میں سے ہے لہٰذا وضع اقتضاء کے تحت داخل ہے الگ سے ذکر کرنے کی حاجت نہیں ۔ لیکن حق بات اول ہی ہے کہ الگ سے ذکر کیا جائے کیونکہ حکم وضع کا مفہوم ایک شے کا دوسری شے کے ساتھ متعلق ہونا ہے اور حکم تکلیفی کا مفہوم ایسا نہیں ہے ۔

سوال :- فقہ کی ذکر کردہ تعریف میں عملیہ کی قید سے کیا خارج ہوا ۔ ؟
جواب :- فقہ کی تعریف میں عملیہ کی قید سے احکام شرعیہ نظریہ نکل گئے ۔
ادلہ کی قید سے تقلید نکل گئی
تفصیلیہ کی قید سے ادلہ اجمالیہ نکل گئے ۔

حکم : اللہ پاک کا وہ خطاب جو افعال مکلفین کے ساتھ اقتضا یا تخییرا متعلق ہوتا ہو ۔

09

سوال :- فقہ کی تعریف میں ذکر کردہ **مالھا و ماعلیھا** کے تینوں مطالب بیان کریں ۔ ؟

جواب :- تینوں معانی میں قدر تفصیل ہے جن کا خلاصہ کچھ اس طرح سے ہے :

معنی اول : "**مَالَهَا**" سے مراد "**مَا يَنْتَفِعُ به النفس**" اور "**ما عليها**" سے مراد **مَا يَتَضَرَّرُ به فِي الآخِرة**" ہو ۔ اس معنی میں تین احتمال ہیں (1) نفع سے مراد ثواب اور ضرر سے مراد عقاب ہو (2) نفع سے مراد عدم عقاب اور ضرر سے مراد عقاب ہو (3) نفع سے مراد ثواب اور ضرر سے مراد عدم ثواب ہو ۔

معنی ثانی :- "**ما عليها**" سے مراد "**مَا يَجُوزُ لَهَا**" اور "**مَا عَلَيْهَا**" سے مراد "**مَا يَجِبُ عَلَيْهَا**" ہو۔

معنی ثالث: "**ما لها**" سے مراد "**مايجوز لها**" اور "**ما عليها**" سے مراد "**مايحرم عليها**" ہو ، اس طرح کل پانچ احتمالات ہوں گے ۔

سوال :- فقہائے کرام کے نزدیک حکم سے کیا مراد ہے۔؟
جواب :- حکم سے مراد وہ جو خطاب سے ثابت ہو ۔ جیسے :- وجوب ، حرمت وغیرہ

سوال :- بطریق اسم المصدر سے کس جواب کی طرف اشارہ ہے ۔ ؟
جواب :- اعتراض : حکم مصدر ہے اور اس کی تعریف ما ثبت بالخطاب سے کرنا درست نہیں۔؟
جواب :- یہاں مصدر بول کر مجازا حاصل مصدر مراد ہے ، جس طرح خلق بول کر مخلوق مراد ہوتا ہے۔

سوال :- فقہائے کرام نے حکم کی تعریف میں ما ثبت بالخطاب فرمایا اور یہ معنی مجازی ہے اور حالانکہ معنی مجازی سے تعریف نہیں کی جاتی بلکہ تعریف حقیقت سے کی جاتی ہے ؟
جواب :- حکم معنی مجازی میں اس قدر استعمال ہوا کہ یہ منقول اصطلاحی ہوگیا اور منقول اصطلاحی حقیقت ہے نہ کہ مجاز ۔

سوال :- اشاعرہ سے منقول حکم کی تعریف درست نہیں کیونکہ اس سے قیاس نکل جاتا ہے حالانکہ وہ بھی حکم ہے ؟
جواب :- قیاس مثبت حکم نہیں ہے بلکہ قیاس تو مظہر حکم ہے اور یہ اعتراض تب درست ہوتا جب مثبت حکم ہوتا ۔

سوال :- فقہ کی تعریف میں آپ نے فرمایا احکام شرعیہ عملیہ اور
حکم کی تعریف میں آپ نے فرمایا افعال مکلفین اس سے تو تکرار لازم آتا ہے ۔؟
جواب :- اس سے تکرار لازم نہیں آتا کیونکہ افعال سے مراد وہ ہے جو فعل جوارح اور فعل قلب کو عام ہے جبکہ عملیہ سے مراد ہے وہ جو جوارح کے ساتھ خاص ہو۔

سوال :- اشاعرہ سے منقول حکم کی تعریف درست نہیں کیونکہ اس سے آمنوا اور فاعتبروا جیسے احکام نکل جاتے ہیں کیونکہ ان کا تعلق افعال سے نہیں بلکہ فعل جوارح سے ہے باوجود یہ کہ احکام میں داخل ہیں۔؟
جواب :- حکم کی تعریف میں افعال عام ہے خواہ وہ فعل قلب سے ہو یا جوارح سے اس تفصیل کے مطابق آمنوا وغیرہ تعریف سے نہیں نکلتے۔

سوال :- فقہ کی تعریف میں شرعیہ سے کیا مراد ہے نیز شی کا حسن اور قبح شرعی ہے یا عقلی۔؟
جواب :- شرعیہ سے مراد یہ ہے کہ جسکا ادراک شارع کے خطاب کے بغیر نہ ہوسکے ۔۔
ہمارے نزدیک اور جمہور معتزلہ کے نزدیک بعض اشیاء کا حسن و قبح شرعی ہے اور بعض کا عقلی ہے تو جو شرعی ہیں وہ شارع کے خطاب پر موقوف ہیں لہٰذا جو چیزیں عقل سے معلوم ہوں وہ فقہ میں داخل نہیں ہوں گی ۔
اشاعرہ کے نزدیک : ہر شئی کا حسن و قبح شرعی ہے اس سے تو تمام اشیاء فقہ کی تعریف میں داخل ہوں گی جو کہ درست نہیں ۔

سوال :- امام رازی نے فقہ کی تعریف میں کس قید کا اضافہ فرمایا ہے ۔؟

جواب :- امام رازی نے فقہ کی تعریف میں (التی لا یعلم کونھا من الدین ضرورۃً) کی قید کا اضافہ کیا ہے تاکہ اس سے نماز ، روزہ نکل جائے کیونکہ اگر یہ دونوں خارج نہ ہو تو ان دونوں کو جاننے والا فقیہ بن جائے گا حالانکہ ایسا نہیں ہے ۔

مصنف اس پر فرماتے ہیں :- یہ قید میرے نزدیک ضائع ہے کیونکہ یہ بات ہمیں تسلیم نہیں کہ ان (نماز ، روزہ) کے وجوب کا جاننے والا فقیہ ہے کیونکہ کتاب الرھن کے پیچیدہ ترین مسائل میں سے سو سے زائد مسائل کا علم رکھنے والا بھی فقیہ نہیں اس لیے کہ احکام سے مراد بعض احکام نہیں ہیں ۔

سوال :- ثم اعلم انہ لا یراد بالاحکام سے غرض مصنف بیان کریں۔؟

جواب :- اس عبارت سے فقہ کی ذکر کردہ تعریف پر اعتراض وارد ہورہا ہے کہ فقہ کی تعریف میں احکام سے مراد یا تو کل احکام ہوں کے یا کلّ واحد مراد ہوگا یا بعض معین مراد ہوں گے یا غیر معین ہوں گے ۔

یہ تمام مراد لینا باطل ہے۔

سوال :- مصنف علیہ الرحمہ نے فقہ کی جامع تعریف کونسی ذکر فرمائی ؟

جواب :- ان تمام احکام شرعیہ عملیہ کو جاننا جن کے ساتھ نزول وحی کا ظہور ہوچکا ہو اور ان پر اجماع منعقد ہوچکا ہو ۔

سوال :- فقہ ظنی ہے تو اس پر علم کا اطلاق کیسا ہو سکتا ہے ،
علم تو قطعی چیز کا نام ہے ۔؟
جواب :- 1) فقہ ظنی نہیں بلکہ قطعی ہے کیونکہ یہ بات ہم ذکر کر چکے جنکے
ساتھ نزول وحی کا ظہور ہو چکا ہو وہ قطعی ہوتا ہے ۔
2) ظنیات پر بھی اطلاق ہوتا ہے جیسے کہ علم طب پر
3) شارع علیہ السلام نے غلبہ ظن کو احکام میں معتبر مانا تو جس مجتھد کا ظن
غالب ہوگا تو وہاں حکم بھی قطعی ہوگا لہٰذا فقہ قطعی ہوا ۔

سوال :- اصول فقہ کتنے اور کون کونسے ہیں ان میں اصل اور فرع بیان
کریں؟
جواب :- اصول فقہ چار ہیں قرآن ،حدیث، اجماع، قیاس
ان میں پہلے تین اصول مطلقہ ہیں کیونکہ یہ احکام کو ثابت کرتے ہیں اور آخری
یعنی قیاس وہ حکم کو ثابت نہیں کرتا بلکہ ظاہر کرتا ہے اس لیے وہ فرع ہے۔

1) قیاس کی مثال کتاب اللہ :- لواطت کی حرمت کو حالت حیض میں حرام
وطی پر قیاس کرنا ۔
قیاس کی مثال حدیث پاک :- چونے کی ایک بوری کو دو بوری کے عوض بیع
کرنا حرام ہے ۔حدیث پاک : **الحنطة بالحنطة مقيس عليه**
اجماع کی مثال :- وطی حلال سے جس طرح حرمت مصاہرت ثابت ہوگی اسی
طرح وطی حرام سے مزنیہ کی ماں حرام ہوگی ۔

سوال :- اصول فقہ کی حد لقبی کے اعتبار سے تعریف بیان کریں
مع فوائد و قیودات لکھیں۔؟
جواب :- علم اصول فقہ :- ان قواعد کا جاننا جن کے ذریعے فقہ کی طرف
توصل قریب کے اعتبار سے علی وجہ التحقیق پہنچا جائے ۔
توصل قریب سے مبادیات جیسے عربی اور کلام یہ نکل گئے ۔
" علی وجہ التحقیق " سے علم کلام اور علم جدل نکل گئے ۔

سوال :- اصول فقہ کی تعریف میں قضایا کلیہ سے کیا مراد ہے۔ ؟
جواب :- قضایا کلیہ سے مراد دلیل کے دو مقدموں میں سے کسی ایک کا
مسائل فقہ پر ہونا یعنی آسان الفاظ میں شکل اول کا کبری قضایا کلیہ ہوتا ہے۔

سوال :- مسائل فقہ میں قضیہ کلیہ ہر مقام پر تو مذکور نہیں ہوتا ہے تو آپ کا
قضیہ کلیہ والا قول کس طرح درست ہے ۔؟
جواب :- ہماری مراد قضیہ کلیہ کا بعینہٖ دلیل میں مذکور ہونا نہیں بلکہ ضمناً /
طبعًا بھی دلیل میں مذکور ہو سکتا ہے۔

سوال :- ادلہ شرعیہ حکم کو ثابت کرتے ہیں اس کی شرائط بیان کریں۔؟
جواب :- دلیلیں حکم کو تین شرطوں کے ساتھ ثابت کرتی ہیں -- 1) دلیل
منسوخ نہ ہو 2) دلیل کا کوئی معارض نہ ہو 3) کسی مجتہد کی رائے اس تک
پہنچ چکی ہو۔

سوال :- اصول فقہ کی ابحاث میں تقلید اور استفتا کی ابحاث شامل ہیں یا نہیں۔؟

جواب :- اصول فقہ کی تعریف میں یتوصل بھا سے اگر مجتہد مراد ہو تو اس صورت میں تعریف صرف مجتہد کے ساتھ خاص ہوگی تو مطلب ہوگا کہ اس علم میں ایسے قواعد سے بحث ہوگی جن کے ذریعے مجتہد فقہ کی طرف پہنچے اور وہ مجتہد ہی ہوگا اس وجہ سے اصول فقہ کی کتابوں میں استفتا اور تقلید کی بحث شامل نہیں۔

اور جن لوگوں نے اس یتوصل بھا کی قید کو عام مانا ہے ان کے نزدیک یہ تعریف مجتہد اور مقلد دونوں کو عام ہوگی اسی صورت میں مجتہد کی دلیلیں مقلد کی دلیلیں ہوں گی ، اسی وجہ سے بعض حضرات نے استفتاء اور تقلید کی ابحاث کو شامل کیا ہے۔

سوال :- قضیہ کلیہ کے اعتبار سے مدلول کی کتنی شرائط ہیں۔ ؟

جواب :- قضیہ کلیہ کے باعتبار مدلول کی پانچ شرائط ہیں۔

1) اقسام حکم جاننا ضروری ہے ۔

2) حکم کس نوع کے ذریعے ثابت ہے ۔

3) محکوم علیہ یعنی مکلّف کا جاننا ضروری ہے ۔

4) محکوم بہ کا جاننا ضروری ہے ۔

5) عوارض کا جاننا ضروری ہے ۔

سوال :- اصول فقہ کا موضوع بیان کریں
نیز اس کے عوارض ذاتیہ بھی بیان کریں۔؟
جواب :- اصول فقہ کا موضوع ادلہ اور احکام شرعیہ ہیں
ادلہ کے عوارض ذاتیہ 3 ہیں
1) مبحوث عنھا 2) لحوق مبحوث عنھا 3) نہ مبحوث اور نہ ہی لحوق مبحوث عنہا ۔

پہلی قسم قضایا کلیہ کے لیے محمول بنے گی دوسری قسم قضایا کلیہ کے موضوع کے لیے وصف یا قید بنے گی ۔
حکم کے عوارض ذاتیہ بھی تین ہیں ۔
1) مبحوث عنھا 2) لحوق مبحوث عنھا 3) نہ مبحوث اور نہ ہی لحوق مبحوث عنہا۔

پہلی قسم قضایا کلیہ کے محمول بنے گی دوسری قسم موضوع کے وصف یا قید بنے گی اور محمول بھی بن سکتی ہے ۔

سوال :- " یلحق بہ " ماقبل عبارت میں جب بحث عن الادلہ مذکور نہیں تو ضمیر کا لوٹانا کس طرح درست ہے۔؟
جواب :- ضمیر یبحث میں بحث مدلول کی طرف لوٹ رہی ہے ۔

سوال :- احکام علم فقہ کا موضوع ہے یا نہیں؟
جواب :- اس میں دو قول ہیں
1) الحاق بطور موضوع ہے یعنی ادلہ کی بحثوں کے بعد احکام کی بحث ہوگی ۔
2) الحال بطور ضمناً ہے یعنی احکام سے بحث بطور طبعی اور ضمنی ہے ۔

سوال :- آپ نے کہا دلیلیں حکم کو ثابت کرتی ہیں
تو حکم سے کیا مراد ہے اگر حکم سے خطاب اللہ مراد لیں تو درست نہیں کیونکہ خطاب اللہ قدیم ہے اور اگر خطاب اللہ کا اثر مراد ہو تو یہ بھی درست نہیں کیونکہ کیونکہ بعض دلیل یعنی کتاب سنت اور اجماع تو ہر حکم کو ثابت کر سکتے ہیں لیکن بعض دلیل یعنی قیاس فرض اور حرمت کے نیچے والے احکام کو تو ثابت کر سکتی ہیں لیکن فرض اور حرمت کو ثابت نہیں کر سکتی ۔؟

جواب :- 1 ۔۔ دلیلوں کے کلام اللہ کو ثابت کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ وہ کلام اللہ کو عدم سے وجود میں لاتی ہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ دلائل کلام اللہ کو ہمارے علم میں ثابت کر رہے ہوتے ہیں نہ کہ ان کو عدم سے وجود میں لا رہے ہوتے ہیں ۔

2 ۔۔ کلام اللہ کے اثر کو ثابت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہر دلیل ہر حکم کے بارے میں ہمارے غلبہ ظن کو ثابت کرتی ہے اگرچہ غلبہ ظن کے ساتھ ساتھ یقین کو بھی ثابت کر دے۔

سوال :- شئی واحد دو علموں کا موضوع بن سکتی ہے یا نہیں ۔؟
جواب :- شارح فرماتے ہیں :- یہ بات تو محال نہیں بلکہ واقع ہے کہ ایک شئی دو علموں کا موضوع بنے کیونکہ شئی واحد کے لیے کئی اعراض مختلفہ ہوتی ہیں جیسے کہ اللہ پاک کی ذات واحد حقیقی ہے اور وہ کئی طرح کی صفات کثیرہ سے متصف ہے ۔

سوال :- ایک علم کے ایک سے زائد موضوع ہوسکتے ہیں یا نہیں شارح کی رائے بیان کریں ۔؟

جواب :- ایک علم کے ایک سے زائد موضوع ہوسکتے ہیں جیسے کہ علم طب میں بدن انسانی اور احوال ادویات سے بحث کی جاتی ہے ۔

شارح علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ بات غیر صحیح ہے کیونکہ علم طب میں ادوایات سے بحث اس حیثیت سے کی جاتی ہے کہ بدن انسانی بعض چیزوں سے ٹھیک اور بعض سے بیمار ہوجاتا ہے لھذا موضوع تمام میں بدن انسانی ہوا ۔

سوال :- حیثیت مبحوث عنہا کہاں بنتی ہے اور کہاں نہیں بنتی ؟

جواب :- جہاں حیثیت عارض کا بیان ہو وہاں مبحوث عنہا بنتی ہے اور جہاں حیثیت معروض کا بیان ہو وہاں مبحوث عنہا نہیں بنتی ۔

سوال :- ماتن علیہ الرحمہ نے کتاب کی تقسیم کتنی قسموں پر کی ہے ۔؟

جواب :- ماتن نے کتاب کو تین چیزوں پر مرتب کیا ہے :- (1 ۔۔) مقدمہ (2 ۔۔) دو قسمیں

وجہ حصر :- کیونکہ کتاب میں بحث یا تو مقاصد فن سے ہو گی یا نہیں اگر نہیں ہوگی تو وہ مقدمہ ہوگا اور اگر ہوگی تو دو حال سے خالی نہ ہوگا یا ادلہ سے بحث ہوگی یا احکام سے اگر ادلہ سے ہو تو وہ پہلی قسم ہوگی اور احکام سے ہوگی تو وہ دوسری قسم ہوگی۔

سوال :- قسم اول اور قسم ثانی کتنی چیزوں پر مشتمل ہے ؟
جواب :- قسم اول چار چیزوں پر مشتمل ہے :- (1) قرآن (2) حدیث (3) اجماع (4) قیاس ۔
اور قسم ثانی تین ابواب پر مشتمل ہے :- (1) حکم (2) محکوم بہ (3) محکوم علیہ

سوال :- کتاب اللہ کی تعریف بیان کریں نیز فوائد و قیودات بھی لکھیں ۔؟
جواب :- تعریف : مانقل الینا بین دفتی المصاحف تواترا
یعنی وہ جو ہم تک مصاحف کے دو گتوں کے درمیان تواترا پہنچا ہے ۔

اس تعریف سے تمام آسمانی کتب ، احادیث قدسی ، قرآت شاذہ نکل گئیں ۔

سوال :- ابن حاجب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں قرآن کی ذکر کردہ تعریف درست نہیں کیونکہ اس میں دور لازم آتا ہے ؟
جواب :- مصحف کی تعریف میں دور لازم نہیں آتا کیونکہ قاعدہ ہے جو چیزیں مشہور ہوتی ہیں وہ محتاج تعریف نہیں ہوتی جب محتاج نہیں تو دور بھی نہیں ۔

دوسرا جواب :- یہ تعریف ماہیت و حقیقت کے اعتبار سے نہیں کی کہ اس سے دور لازم آئے بلکہ یہ تعریف تشخیص و تعیین کے اعتبار سے ہے یعنی دور وہاں لازم آتا ہے جہاں تعریف بالحد ہو اور یہ تعریف تعریف بالحد نہیں بلکہ تعریف بالرسم ہے ۔

سوال :- کتاب میں بیان کردہ کتاب اللہ کی تعریف اسمی ہے یا تعریفِ رسمی ۔؟

جواب :- کتاب میں بیان کردہ کتاب اللہ کی تعریف تعریف رسمی ہے ۔
تعریفِ رسمی کی تعریف :- ماعدا سے ممتاز کرنے کے لیے جو تعریف کی جائے
-

سوال :- قرآن قابل حد (تعریف) ہے یا نہیں یعنی اسکی تعریف بالحد ہوسکتی ہے یا نہیں ۔؟
جواب :- قرآن کی تعریف بالحد نہیں کی جاسکتی ہے کیونکہ قرآن امر شخصی ہے اور امر شخصی کی حد (تعریف) نہیں ہوسکتی۔

سوال :- ابن حاجب نے قرآن کی کیا تعریف ذکر کی ہے نیز اس میں کیا خرابی لازم آتی ہے ؟
جواب :- قرآن وہ کلام جو اپنی سورت کے ساتھ اعجاز کے لیے نازل کیا گیا ہے ۔
ابن حاجب کی یہ تعریف دور پر مشتمل ہے کیونکہ اگر سورت کی تعریف پوچھی جائے تو کہا جائے گا بعض من القرآن
اور قرآن کی تعریف میں سورت کہنا اس طرح تو دور لازم آتا ہے ۔

سوال :- مصنف علیہ الرحمہ نے کتاب اللہ کی ابحاث کو کتنے ابواب میں ذکر کیا ہے؟

جواب :- مصنف علیہ الرحمہ نے کتاب اللہ کی ابحاث کو دو ابواب میں بیان کیا ہے ۔

1) معنی افادہ حکم شرعی 2) افادہ حکم شرعی ۔

پہلی قسم : کتاب اللہ سے معنی کا فائدہ کیسے حاصل ہوگا مثلا خاص، عام وغیرہ

دوسری قسم : کتاب اللہ سے حکم شرعی کا اثبات کس طرح ہوگا فرض ، حرمت وغیرہ

سوال :- افادہ معنی کی بحث کو افادہ حکم کی بحث پر کیوں مقدم کیا ؟

جواب :- افادہ حکم شرعی افادہ معنی پر موقوف ہے کیونکہ پہلے معنی معلوم ہوگا پھر اس سے حکم شرعی ثابت ہوگا اسی لیے افادہ معنی کو افادہ حکم پر مقدم کیا۔

سوال :- ماتن علیہ الرحمہ نے قرآن پاک کے لیے لفظ کے بجائے نظم کو کیوں استعمال فرمایا ۔؟

جواب :- ماتن علیہ الرحمہ نے لفظ کے بجائے نظم فرمایا کیونکہ لفظ کے اطلاق کرنے میں خلاف ادب ہے اس لیے کہ لفظ کہتے ہیں اس شئی کو جسے منہ سے پھینکا جائے اسی لیے ماتن علیہ الرحمہ نے نظم کا لفظ استعمال فرمایا ۔

سوال :- کیا امام اعظم نے فارسی میں قرآت کو جائز قرار دیا ہے ؟
جواب :- امام اعظم نے غیر عربی کے لیے نماز میں عربی کے علاوہ فارسی میں قرات کو جائز فرمایا تھا لیکن درست بات یہ ہے کہ آپ نے اس قول سے رجوع کرلیا تھا ۔

سوال :- قرآن کس چیز کا نام ہے ؟

جواب :- اس بارے میں تین قول ہیں
1) قرآن فقط نظم کا نام ہے ۔۔ 2) قرآن فقط معنی کا نام ہے ۔۔ 3) قرآن نظم و معنی دونوں کے مجموعے کا نام ہے ۔
تیسرا قول ان میں زیادہ صحیح ہے اس لیے ماتن علیہ الرحمہ نے اسے اختیار فرمایا ۔

سوال :- لفظ کی معنی کی طرف نسبت کرتے ہوئے کتنی اقسام ہیں ؟

جواب :- لفظ کی معنی کی طرف نسبت کرتے ہوئے چار اقسام ہیں ۔۔۔
1) وضع کے اعتبار سے 2) استعمال کے اعتبار سے
3) معنی کے ظہور و خفاء کے اعتبار سے 4) معنی کی دلالت کی کیفیت کے اعتبار سے ۔

سوال :- لفظ کی وضع کے اعتبار سے کتنی اقسام ہیں؟
جواب :- لفظ کی وضع کے اعتبار سے چار اقسام ہیں 1) خاص 2) عام 3) مشترک 4) جمع منکر
یہ اقسام وضع کے اعتبار سے ہیں
نوٹ :- امام فخر الاسلام بزدوی نے پہلی تقسیم صیغہ و کیفیت کے اعتبار سے کی ہے -

سوال :- ماتن علیہ الرحمہ نے معنی کے ظہور و خفاء کو تیسری قسم کیوں بنایا ۔؟
جواب :- علامہ بزدوی نے معنی کے ظہور و خفاء کو دوسری اور استعمال کو تیسری قسم بنایا جبکہ مصنف نے اسکا عکس کیا اسی لیے کہ استعمال معنی کے ظہور و خفاء پر مقدم ہے -

سوال :- مشترک ، عام ، جمع منکر ، خاص کی تعریفات مع وجہ حصر بیان کریں ۔ ؟
جواب :- وجہ حصر : لفظ معنی واحد کے لیے وضع کیا گیا ہوگا یا معانی کثیرہ کے لیے اگر معانی کثیرہ کے لیے ہو تو دو حال سے خالی نہیں
1) وضع واحد کے ساتھ وضع ہوگا 2) یا وضع متعدد کے ساتھ ۔۔ اگر وضع متعدد ہو تو مشترک اور متعدد نہ ہو دو حال سے خالی نہیں وہ کثیر معانی محصور ہوں گے یا غیر محصور ہوں گے ۔
اگر کثیر غیر محصور ہوں تو دو حال سے خالی نہیں تمام کو محیط ہوگا یا نہیں اگر تمام کو محیط ہو تو " عام " ہے ورنہ " جمع منکر " اور اگر محصور ہوں یا لفظ ایک معنی کے لیے وضع ہو تو " خاص " ہوگا -

جمع منکر : ایسا لفظ جو کثیر غیر محصور افراد کے لیے ایک مرتبہ وضع کیا گیا ہو لیکن اپنے ماتحت تمام کو گھیرے ہوئے نہ ہو ۔

سوال :- عام کی تعریف اور فوائد و قیودات لکھیں ؟
جواب :- وہ لفظ جو وضع واحد کے ساتھ کثیر غیر محصور کے لیے وضع کیا گیا ہو اور ان تمام افراد کو محیط ہو جن کی وہ صلاحیت رکھتا ہے ۔
لفظ جنس کی منزلت میں ہے
وضع واحد سے مشترک نکل گیا
کثیر سے خاص الفرد نکل گیا
غیر محصور سے اسماء عدد نکل گئے
مستغرق کی قید سے جمع منکر نکل گیا
نحوہ کا اضافہ اسم جمع وغیرہ کو خارج کرنے کے لیے ہے ۔

سوال :- مؤول کی تعریف بیان کریں نیز صاحب کتاب نے اسے وضع کی تقسیم میں کیوں شامل نہیں کیا ؟
جواب :- تعریف :- مشترک کا کوئی ایک معنی غالب رائے کے ساتھ ترجیح پا جائے تو وہ مؤول ہوجائے گا ۔
صاحب کتاب نے مؤول کو وضع کی تقسیم میں اس لیے شامل نہیں کیا کہ مؤول وضع کے اعتبار سے لفظ کی قسم نہیں بلکہ مؤول مجتہد کی رائے کے اعتبار لفظ کی قسم ہے ۔

سوال :- صفت ، علم ، اسم جنس ، مطلق ، مقید ، معرفہ ، نکرہ
ان تمام کی تعریفات لکھیں؟

جواب :- صفت : اسم ظاہر کا معنی بعینہٖ مشتق منہ کا معنی ہو ساتھ ہی وزن مشتق والا ہو تو اسے صفت کہیں گے ۔
علم : ایسا اسم جسکا معنی بعینہٖ مشتق منہ مع وزن المشتق نہ ہو اور اسکا معنی معین و مشخص ہو جیسے حاتم
اسم جنس : ایسا اسم جس کا معنی بعینہٖ مشتق منہ مع وزن المشتق نہ ہو اور نہ ہی اسکا معنی معین و مشخص ہو جیسے اسم ظرف
مطلق : صفت اور اسم جنس کا معنی بلا قید مراد ہو تو مطلق کہیں گے ۔
مقید : صفت اور اسم جنس کا معنی کسی قید کے ساتھ ہو تو اسے مقید کہیں گے ۔
معرفہ : جو عند الاطلاق سامع کے نزدیک شئ معین کے لیے وضع کیا گیا ہو ۔
نکرہ : جو عند الاطلاق سامع کے نزدیک شئ غیر معین کے لیے وضع کیا گیا ہو ۔

سوال :- خاص کی تعریف اور اسکا حکم بیان کریں ؟
جواب :- خاص : ایسا لفظ جو واحد کے لیے وضع کیا گیا ہو یا کثیر محصور کے لیے وضع کیا گیا ہو ۔

حکم : خاص خاص ہونے کی حیثیت سے حکم کو قطعی طور پر واجب کرتا ہے بغیر عوارض اور موانع کا اعتبار کیے۔ وہ خاص ہے ۔

تفریع اول

ثلثۃ قروء میں احناف کے نزدیک حیض مراد ہے اسی لیے کہ ثلاثہ خاص ہے اور یہ حکم کو قطعی طور پر واجب کرتا ہے اور اس میں کمی بیشی کا احتمال نہیں ہوتا یہ جب درست ہوگا جب قروء سے حیض مراد ہو اور اگر طہر مراد لیں تو ثلاثہ پر عمل نہیں ہوگا اس لیے کہ اگر طہر میں طلاق دے تو دو صورتیں ہوں گی ۔

1) جس طہر میں طلاق دی وہ عدت میں شمار ہوگا 2) یا جس طہر میں طلاق دی وہ عدت میں شمار نہیں ہوگا ۔

اب پہلی صورت میں دو طہر مکمل اور تیسرے کا کچھ حصہ ہوگا اور دوسری صورت میں تین طہر مکمل اور کچھ زیادہ ہوگا بہر صورت تین طہر نہیں ہوں گے اور اس سے خاص کا موجب بھی باطل ہوجائے گا جبکہ احناف نے جو کہا اس سے خاص کے حکم پر درست عمل ہوتا ہے ۔۔

سوال: امام شافعی فرماتے ہیں آپ بعض طہر کیوں مراد لے رہے ہیں بلکہ ادنی طہر پر بھی تو طہر کامل کا اطلاق کیا جاسکتا ہے ؟

جواب :- ادنی طہر کامل نہیں بن سکتا اس لیے کہ اس سے تو اول و ثالث میں کوئی فرق نہیں رہے گا کیونکہ اگر اول میں ادنی طہر کافی ہوگا تو تیسرے طہر کے شروع میں عدت ختم ہو جانی چاہیے اور نکاح حلال ہو جانا چاہیے حالانکہ یہ بات اجماع کے خلاف ہے ۔

سوال :- خاص پر تفریع ثانی پیش کریں؟

جواب :- **فان طلقھا فلا تحل لہ** اس آیت میں لفظ فاء تعقیب کے لیے خاص ہے اگر خلع کے بعد طلاق واقع نہ ہو تو خاص کا موجب باطل ہوجاے گا۔
تفریع : خلع طلاق ہے یا فسخ ہے
عند الشوافع : خلع فسخ کا نام ہے۔
دلیل : اللہ پاک کا قول **فان طلقھا**، **الطلاق مرتان** کے ساتھ مربوط ہے اور **فان طلقھا** میں تیسری طلاق کا ذکر ہے اور آیت پاک میں خلع کا ذکر جملہ معترضہ کے طور پر ہے اس لیے کہ اگر خلع کو طلاق مانا جاے تو طلاق کی تعداد چار ہوجاے گی جو کہ مشروع کے خلاف ہے
عند الاحناف : خلع طلاق ہے۔
دلیل : خلع طلاق تو ضرور ہے مگر مستقل علیحدہ طلاق نہیں ہے بلکہ **الطلاق مرتان** میں داخل ہے گویا یوں کہا گیا کہ طلاق دو بار ہے خواہ دونوں رجعی ہوں یا خلع کے ضمن میں ہوں، بلفظ دیگر یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ طلاق کی دو قسمیں ہیں: (1) بغیر مال کے جس کا ذکر **الطلاق مرتان** میں ہے
(2) مال کے ساتھ جس کا ذکر ضلع کے ضمن میں ہے تو یہ کوئی مستقل علیحدہ طلاق نہیں ہوئی اور جب یہ مستقل علیحدہ طلاق نہیں ہوئی تو طلاق کے چار ہونے کا اعتراض ختم ہو گیا۔

تفریع ثالث

سوال :- خاص کی تفریع ثالث بیان کریں؟

جواب :- ان تبتغوا باموالکم اس آیت میں لفظ باء خاص ہے جو کہ الصاق کو واجب کرتا ہے یعنی کہ ہر نکاح صحیح بغیر مال کے درست نہیں ہوگا ۔

تفریع : مہر نفس عقد سے واجب ہوتا ہے یا نہیں ؟
عند الشوافع : مفوضہ عورت یعنی وہ عورت جس کا وقت نکاح مہر بیان نہ ہوا یا اس شرط پر نکاح ہوا کہ مہر نہیں ہوگا اس عورت کا مہر محض نفس عقد سے واجب نہیں ہوگا ۔

عند الاحناف : مفوضہ کا مہر نفس عقد سے واجب ہوگا ۔
دلیل : اس لیے اگر مہر کو نفس عقد کے ساتھ واجب نہ کریں تو آیت مبارکہ میں لفظ باء جو کہ خاص ہے اس کا عمل باطل ہوجائے گا اور یہ ناجائز ہے ۔

سوال :- عام کا حکم بیان کریں ۔۔ ؟
جواب :- عام کے حکم کے بارے میں مذاہب ثلاثہ :
مذہب اول : عام اپنے ادنی (یعنی بعض) اور اعلی(یعنی کل)دونوں معنوں میں حقیقت اور مجمل ہوتا ہے جب تک اجمال ختم نہ ہو جائے اس وقت تک توقف کیا جائیگا ۔۔

مذہب ثانی : عام ادنی اور اعلی دونوں میں حقیقت ہے لیکن اجمال صرف ما فوق الادنی میں ہے لہٰذا اجمال صرف اعلی میں ہوگا ادنی تو یقینی طور پر مراد ہوگا اور اس کے بارے میں توقف نہیں کیا جائیگا ۔۔

مذہب ثالث : عام اعلی یعنی کل افراد میں حقیقت ہوتا ہے اور بعض افراد میں اسکی دلالت مجازاً ہوتی ہے جسکی طرف بغیر قرینے کے نہیں جاسکتے ۔
نوٹ :- مذہب ثالث احناف و شوافع کا مذہب ہے ۔

سوال :- کیا عام کی تخصیص خبر واحد اور قیاس سے جائز ہے ؟
جواب :- امام شافعی کے نزدیک : عام کی تخصیص خبر واحد اور قیاس کے ذریعے جائز ہے کیونکہ عام کی دلیل میں شبہ ہوتا ہے اس لیے امام شافعی کے نزدیک عام ظنی ہوتا ہے۔
عند الاحناف :- عام قطعی ہوتا ہے اس لیے عام کی تخصیص خبر واحد کے ذریعے جائز نہیں۔

30

سوال : قصر العام علی البعض کیا ہے ؟ اور یہ کس طرح ہوگا ۔ ؟

الجواب : قصر العام علی البعض یہ ہے کہ عام کو بعض افراد کے ساتھ خاص کر دینا یہ تخصیص تب ہی ممکن ہے جب یہ موصولا ہو اور یہ دو طرح سے ہوگا یا تو غیر مستقل کے ساتھ (یہ ہمیشہ کلام ہوگا) جیسے استثناء ، صفت ، شرط ، غایت یا مستقل کے ساتھ اور مستقل دو حال سے خالی نہیں ہے یا تو کلام ہوگا یا غیر کلام ہوگا اسکی پانچ صورتیں ہیں : تخصیص یا تو عقل سے یا حس سے یا عادت سے یا بعض افراد کے زائد یا ناقص ہونے سے ہو پہلی صورت (تخصیص غیر مستقل سے ہو) کا حکم یہ ہے کہ عام اپنے باقی افراد میں حقیقت ہوگا اور یہ حجت بلا شبہ ہے دوسری صورت میں عام اپنے باقی افراد میں حقیقت بھی ہے اور مجاز بھی اور یہ حجت فیھا شبہ ہے ۔

داڑھی افضل یا کتے کی دم ۔ !!

بایزید بسطامی(رحمہ اللہ) کی طبیعت میں عاجزی و بُردباری غالب تھی ، کوئی بُرا بھلا کہتا تو بھی بدلہ نہ لیتے ۔ ایک بار کسی شخص نے کہا : تمہاری داڑھی افضل ہے یا کتے کی دم؟ ، رو پڑے اور فرمانے لگے :-

" اگر خاتمہ بالایمان ہوگیا تو میری داڑھی افضل ہے ورنہ کتے کی دم ۔"

(المقدمۃ السالمۃ ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ : ۴۵)

کتبہ نیاز رضا عطاری 4 ستمبر 2023

03132563602